PAYAM-E-HAYA

حج قربانی
پہلا ایڈیشن

خواتین کے لئے درس قرآن ڈاٹ کام کا آن لائن میگزین
PAYAM-E-HAYA

ای میگزین پیامِ حیاء

شمارہ نمبر
38
ذوالقعدہ 1445ھ
MAY 2024

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ
وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ
الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

فریضہ قربانی

۵ معاشرتی ضرورت

مضامین	صفحہ نمبر
قرآن وحدیث	3
نعت (ساجدہ بتول)	4
مقبول قربانی (حضرت مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب)	5
حج عاشقانہ عبادت ہے (مفتی تقی صاحب)	6
حج اللھم لبیک (فاطمہ سعید الرحمن)	7
معاشرتی ضرورت (ابو محمد)	8
خنساء فلسطین	10
صبر (سیمار ضوان)	11
خواتین کے مسائل (مفتی عقیل منیر صاحب)	12
خواتین کے متعلق حج وعمرے کے کچھ مسائل	13
اللہ کافی ہے، نظم (رمیصاء)	15
فتح مکہ (فاطمہ طارق)	16
میری ذات ذرہ بے نشان (ساجدہ بتول)	18
اپنی بیوی کو کسی اور کا محتاج نہ بنائیں	19

مضامین	صفحہ نمبر
درندگی (عائشہ فیض)	20
نظم (حیا)	21
سیرت النبی ﷺ (زوجہ محمد اقبال)	22
اقوال (ام عمر)	23
تمنا (بنت عثمان)	23
ندامت وشرمندگی کے آنسو (عذرا خالد)	24
فریضہ قربانی (عمارہ فہیم)	25
منظر کعبہ نگاہوں میں بسالوں تو	26
چلوں (عنبر نفیس ریاض)	
فرقت، نظم (میمونہ عظیم)	27
ذرا توجہ فرمائیں (حفصہ فیصل)	28
اپنائیت (بریرہ طیب)	30
پکوان	31
مختلف امراض کے خلاف موثر چند گھریلو ٹوٹکے (ام مریم خولہ)	32
حجۃ الوداع (عائزہ چوہدری)	33

پیام حیاء ٹیم

مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب

ایڈمن وایڈیٹر: فاطمہ سعید الرحمن

معاونات: سیمار ضوان۔ عمارہ فہیم

ناجیہ شعیب احمد۔ عذرا خالد

Published at

www.Darsequran.com

القرآن

"اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی مقرر کر دی تھی تاکہ اللہ نے جو چار پائے انہیں دیے ہیں ان پر اللہ کا نام یاد کیا کریں، پھر تم سب کا معبود تو ایک اللہ ہی ہے پس اس کے فرمانبردار رہو، اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔"

(سورہ حج، آیت: ۳۴)

الحدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جس نے اس گھر (کعبہ) کا حج کیا اور وہ نہ تو عورت کے قریب گیا اور نہ ہی کوئی گناہ کیا تو (تمام گناہوں سے پاک ہو کر) اس طرح واپس لوٹا جیسے اس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا۔"

(صحیح مسلم، کتاب الحج: ۱۳۵۰)

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیارے مدینہ یہ تو بتا کچھ سماں وہ کیسا پیارا ہو گا
تجھ میں آقا رہتے ہوں گے اور تو شوق سے دیکھتا ہو گا

میرے نبی کے گلشن کی کیا بات سہانی ہوتی ہو گی
خار بھی گل بن جاتے ہوں گے قرب جو آپ کا ملتا ہو گا

حجرے میں جب رات کو پیارے آقا داخل ہوتے ہوں گے
اندھیرا چھٹ جاتا ہو گا حجرہ چمک ہی اٹھتا ہو گا

جب بھی جہاد کو آپ کے ساتھ صحابہ سفر میں چلتے ہوں گے
آپ کے گرد صحابہ کا مضبوط حصار اک ہوتا ہو گا

جب بھی نماز کو میرے آقا مسجد آیا کرتے ہوں گے
صف کو باندھے ادب سے ہر اک سر کو جھکائے رکھتا ہو گا

جب جب آقا مسجد نبوی میں جلوہ فرماتے ہوں گے
مسجد نبوی 'آپ 'صحابہ کیا ہی حسین نظارہ ہو گا

جس چپے پہ قدم مبارک اکثر لگتے رہتے ہوں گے
آج تلک وہ چپہ ہجر میں اکثر روتا رہتا ہو گا

آج تلک ہر زا ر کو تُو بانہوں میں بھر لیتا ہو گا
حسرت ہے یہ بتول کی ہر دم کب میرا بھی جانا ہو گا

ہجر کی شام غم ہے لمبی زیست ہے تھوڑی سی اب باقی
درد کے اس قصے کا کب تک قرب میں آہ بدلنا ہو گا

حسرت ساری عمر کی ہے یہ رونا دیر سے آنے کا ہے
جس پہ فدا رحمان ہے خود ہی حسن بھلا وہ کیسا ہو گا

ساجدہ بتول

مقبول قربانی

قسط: ۱

مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب

عید الاضحی مسلمانانِ عالم کے لیے خوشیوں کے پیغامات لاتی ہے۔ اس دن سنتِ ابراہیمی کو زندہ کیا جاتا ہے۔ اللہ کے نام پر جانور ذبح کیے جاتے ہیں۔ مسلمان اللہ کی دی ہوئی ضیافت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ قربانی ہر مسلمان صاحبِ نصاب پر واجب ہے۔ مگر افسوس کہ بہت سے لوگ استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے بھی دیکھا گیا ہے کہ ہمیں اڑوس پڑوس اور اعزہ واقارب سے اتنا گوشت مل جاتا ہے تو خود قربانی کی کیا ضرورت۔ گویا قربانی کا مقصد فقط گوشت کھانا ہے۔ اللہ کے حکم کی کوئی حیثیت ہی نہیں (نعوذ باللہ)

بعض جدت پسند حضرات ان ایام میں بزعمِ خود اسلام کی اصلاح کا بیڑا اُٹھا کر یہ بھی فرمانے لگتے ہیں کہ قربانی محض مال کا ضیاع ہے (العیاذ باللہ)، اتنی رقم سے تو سینکڑوں اسکول، ہسپتال اور یتیم خانے بنائے جا سکتے تھے۔

کاش انہیں معلوم ہوتا کہ دنیا میں تمام اسلامی تعلیمی اور رفاہی اداروں کو سب سے زیادہ امداد اسی شرعی عمل کے طفیل نصیب ہوتی ہے۔ اسکول، ہسپتال اور یتیم خانے تو ویسے بھی ہر سال جا بجا قائم ہوتے رہتے ہیں۔ پھر ان کا حال دیکھیے تو سرکاری اسکولوں میں پڑھائی برائے نام ہے جبکہ پرائیویٹ اسکول منتظمین کے لیے کمائی کی فیکٹریوں کے علاوہ کچھ نہیں۔ این جی اوز کی تعلیم گاہیں۔

غریب پروری کی چادر اوڑھ کر اندرون و بیرون ملک سے کروڑوں کا چندہ وصول کرتی ہیں۔ اس پورے چکر میں غریب کو کیا ریلیف ملتا ہے؟ جبکہ ایسے ادارے بنانے کا مقصد فقط یہ ہوتا ہے کہ چاروں انگلیاں گھی میں ہوں اور سر کڑاہی میں۔ ایک سروے کے مطابق اس وقت بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والی اکثر این جی اوز کے فنڈز میں سے فقط ۳۰ فیصد حصہ اصل مستحقین تک پہنچتا ہے اور ۷۰ فیصد فنڈز عملے خصوصاً اس کی انتظامیہ کی سہولیات پر خرچ کیے جاتے ہیں۔

دوسری طرف آپ قربانی کو دیکھیے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں کسی اسٹاف، کسی انتظامیہ اور کسی عملے پر کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا اور اربوں روپے کی مالیت کی امداد غریبوں تک براہِ راست پہنچ جاتی ہے۔ کیا دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی اور صاف وشفاف ترین حساب رکھنے کا دعوی کرنے والی رفاہی انجمن ایسی کوئی مثال پیش کر سکتی ہے؟ اگر نہیں تو پھر یہ کونسی انسانیت ہے کہ ایسے صاف وشفاف پروسس کو مال کا ضیاع بتا کر اس سے مستفید ہونے والے لاتعداد مسلمانوں کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا جائے۔ (جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔)

حج عاشقانہ عبادت ہے

مفتی تقی عثمانی صاحب کا بیان
مرتب شدہ: ام حسن

حج کا فریضہ ایسا ہے جس میں اللہ رب العزت نے ایک خاص شان رکھی ہے. یہ ایک عاشقانہ قسم کی عبادت ہے. اسمیں بندہ ایسے ایسے کام کرتا ہے کہ عقل میں نہیں آتے. بیت اللہ کے گرد گھوم رہا ہے، دو پہاڑیوں کے درمیان بھاگ رہا، پوچھا جائے کیوں بھاگ رہا؟ جواب ملے گا کہ میرے اللہ کا حکم ہے۔اسی طرح سامنے پتھر لگا ہوا ہے اسپر کنکر مار رہا ہے۔ باقاعدہ اسکے لیے اہتمام کر کے مزدلفہ سے اس کے لیے کنکریوں کو جمع کیا جاتا ہے۔ ساری 25 کروڑ عقلمند انسان، دانش مند جس کو دیکھو کنکریاں چن رہا ہے تاکہ کل کو مار سکیں۔ سوال کیا جائے کیوں کیا جارہا ہے یہ سب تو عقل کے لحاظ سے کوئی جواب نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے تو اسکے لیے یہ سارے انتظامات کیا جا رہا ہے۔ حج کے ہر کام میں عاشقانہ شان پائی جاتی ہے

حج پر خرچ کرنے سے کوئی ادمی آج تک فقیر نہیں ہوا ہے کہ حج پر چلا گیا حج پر پیسے خرچ کر دے تھے لہذا وہ مفلس ہو گیا ہے۔اس کے کھانے کو پیسے نہیں رہے ایسے کبھی نہیں ہوا کیونکہ اللہ کے فضل و کرم سے حج کی برکت یہ ہوتی ہے کہ انسان کے مال میں بھی وسعت اللہ عطا فرما دیتے ہیں. لہذا یہ خیال دل سے نکال لینا چاہیے اور اپنی کوشش پوری کر لینی چاہیے کہ اللہ مجھے اس فریضہ سے سبکدوش فرمائیں۔اور حج کا فریضہ ایسا ہے اس میں خاص شان رکھی ہے۔ یہ عاشقانہ قسم کی عبادت ہے۔ اللہ تعالی کے ساتھ انسان کے تعلق کو مضبوط کرنے کے لیے ہے۔

حج

لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک

فاطمہ سعید الرحمن

ذی الحجہ کے مہینے میں دنیا بھر سے لاکھوں مسلمان مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کی زیارت اور حج ادا کرنے کے لیے سعودی عرب کا سفر کرتے ہیں۔اس مقدس سفر کے لیے تیاری اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے،اپنے مالی انتظامات سے لے کر صحیح پیکیج اور ٹریول ایجنٹ کی تلاش تک معلومات درکار ہوتی ہے۔ یہ جاننے کے لیے کہ حج کی تیاری کیسے کی جائے؟ حاج پر جانے والوں کو اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ حج کے لیے جسمانی، ذہنی، روحانی اور مالی طور پر کس طرح تیار رہنے کی ضرورت ہے؟ اور سب سے اہم اللہ سے مدد و ہدایت مانگنا ہے کہ اللہ رب العزت تمام ارکان اعمال حسن طریقے سے کرنے کی طاقت دیں۔

اور سفر کا آغاز اس نیت سے کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے اسباب اور وسائل طلب کریں، کہ تمام امور کو آسان بنانے کے لیے راستے کھل جائیں گے۔

مکہ مکرمہ کے سفر کے لیے تیاری شروع کریں تو دیکھیں کہ حج مختلف اخراجات کے ساتھ آتا ہے جیسے ٹکٹ کی خریداری، ویزا، قیام کے لیے جگہ تلاش کرنا، اور بہت کچھ۔ دوسرے الفاظ میں، حج ایک سرمایہ کاری ہے۔ یہ بھی ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ جو رقم حج کے لیے استعمال کرتے ہیں وہ حلال ہونی چاہیے، اور جب مسافر ہو تو گھر پر خرچہ کسی بھی زیر کفالت کو فراہم کر سکتے ہیں۔ مزید برآں، کچھ عبادات جیسے صدقہ، عیدالاضحی کی رسم اور واجب جانوروں کی قربانی کا بھی حساب ہونا ضروری ہے۔

حج کی تیاری، اللہ سے روحانی قربت کا احساس دلاتا ہے اور ایمان کو مضبوط کرنے کی ترغیب دلاتا ہے۔ حج ایسی عبادتوں کی پیروی کرنے کی ترغیب دیتا ہے جو آپ کے ایمان کو بڑھاتی ہیں۔ اللہ کے گھر کا دیدار ہونے کے بعد اللہ رب العزت سے قربت و محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب مل جاتی ہے۔

معاشرتی ضرورت

ابو محمد

یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ آج ہم نے روایتی تعلیم کو محض نوکری کے حصول کا ذریعہ بنایا ہوا ہے جس کی وجہ سے ہنرمندی کی طرف کسی کی توجہ ہی نہیں جاتی حالانکہ موجودہ دور میں تعلیم اور ہنر کو کسی بھی قوم کی ترقی اور خوشحالی میں جو بنیادی اہمیت حاصل ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک ہی میں نہیں ہمارے ملک میں بھی ماضی میں اس کی نہایت واضح اور روشن مثالیں ہیں۔

جہاں تعلیم کے دوران ہی بچوں کی صلاحیتوں اور رجحانات کو بھانپ کر بچوں کو آگے بڑھایا جاتا ہے اور وہ اپنے رجحانات کے مطابق پیشہ اختیار کرتے ہیں اور یوں معاشرے کی ترقی میں اپنا بھرپور حصہ ڈالتے ہیں۔ لیکن اب ہم صرف دھرتی پر ''ڈگری شدہ'' انسانوں کے بوجھ میں اضافہ کر رہے ہیں۔ یہ تمام ڈگری شدہ نوجوان ملک کو ایک روپے تک کی پروڈکٹ دینے کے قابل نہیں ہیں۔

یہ وقت کا تقاضا ہے کہ انہیں تعلیم کے ساتھ ہنرمند بنایا جائے بچوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ کوئی ہنر ضرور سکھائیں تاکہ ان کا مستقبل روشن ہو۔ آج اگر دیکھا جائے تو والدین اپنے بچوں کی ہر خواہش پوری کرنا اپنا فرضِ اوّلین سمجھتے ہیں۔ بچے کی ایسی کوئی خواہش، کوئی آرزو ادھوری رکھتے ہی نہیں ہیں جسے وہ اپنی محنت کے بل بوتے پر حاصل کرنا چاہے! جبکہ انہیں اپنا شکار خود مار کر کھانے کا عادی بنانا چاہئے۔ تعلیم اور ہنر دینا لازمی ہے باقی سب آپ ہی آپ آجائے گا۔ مقابلے کے اس دور میں حصولِ معاش آسان کام نہیں ہے۔

اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد بھی کئی بچے نوکری حاصل کرنے کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ متوقع نوکری کے حصول یابی تک گھر کی گاڑی چلانے کے لئے اگر تعلیم کے ساتھ ساتھ کوئی ہنر حاصل کیا جائے تو کام آئے گا۔ ان شاءاللہ روزگار کا مسئلہ بڑی حد تک ختم ہوگا۔ اپنے بچوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ لازماً کوئی نہ کوئی ہنر سکھانا چاہئے۔

ماہرین کے مطابق ہمیں عمومی طرز تعلیم کو تبدیل کر کے مہارت اور ہنر پر مبنی تعلیم دینی چاہیے۔ اس سے ہماری صنعتوں کی ضروریات پوری ہوں گی اور روزگار کے مواقع میں اضافہ ہوگا ملک کو مختلف بحرانوں کا سامنا ہے۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ طالب علم اپنی مرضی سے ایک خاص سطح تک بنیادی تعلیم حاصل کریں۔ اس کے ساتھ وہ ایسے ہنر اور مہارتیں سیکھیں جن سے انہیں روزگار ملے یا وہ آگے چل کر خود اپنے کاروبار (انٹرپرینیورشپ) کا آغاز کر سکیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ طالب علم ایف اے، بی اے اور ایم اے کی ڈگریاں حاصل کر لیں لیکن انہیں کوئی 10 ہزار کی نوکری دینے کے لئے بھی آمادہ نہ ہو۔

ہمارے ملک میں نوجوانوں کی بڑی تعداد ہے اور انہیں اس قسم کے مسائل کا سامنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس وہ مطلوبہ مہارتیں نہیں جو مارکیٹ کو درکار ہیں۔ اسی سبب

ہمارے ایم فل اور پی ایچ ڈی پاس کرنے والے طلبہ بھی سڑکوں پر بے روزگار پھرتے ہیں۔ اس کے برعکس ترقی یافتہ دنیا میں تعلیم کو ضروری علم اور معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے، اسے روزگار سے منتھی نہیں کیا جاتا۔ بنیادی تعلیم حاصل کرنے کے بعد طالب علم اپنی مرضی کے شعبوں میں کام سیکھتے اور سرٹیفکیٹ حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح انہیں فوراً کام مل جاتا ہے اور بے روزگاری کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ اچھے تعلیمی ادارے کے لئے بڑی عمارتوں، انفراسٹرکچر، پروفیسرز کا ہونا ضروری نہیں۔ امریکا اور جنوبی افریقہ کے کچھ علاقوں میں 'گیراج یونیورسٹی' کا تصور دیا گیا۔

ارباب اختیار کو چاہیے کہ اس مسئلے کو سنجیدگی سے لیں اور حل کرنے کے لئے جامع پالیسی تشکیل دی جائے۔ ہنرمند افراد کی دل سے عزت کرنی چاہیے، مثلاً پلمبر، الیکٹریشن، مکینک وغیرہ۔ باہر کی دنیا میں ایسے ہنرمند افراد کی بہت قدر ہے اور ان کی آمدنی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ان کے پاس اپنی گاڑی ہوتی ہے، جس میں انہوں نے اپنے اوزار رکھے ہوتے ہیں۔ موبائل فون یا انٹرنیٹ کے ذریعے انہیں پتا چلتا ہے کہ کہاں ان کی ضرورت ہے، وہ ادھر پہنچ کر کام کرتے ہیں اور اپنا معاوضہ لیتے ہیں۔ یہ باعزت روزگار کے ذرائع ہیں جن سے معقول آمدنی حاصل ہوتی ہے۔

حکومت کو اس میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ نوجوانوں کو یہ ہنر سکھا کر سرٹیفکیٹس دیئے جائیں۔ ان کی ایک جگہ رجسٹریشن کی جائے۔ پھر حکومت انہیں تین، چار لاکھ روپے کے قرضے دے تاکہ وہ اس سے اپنے اوزار اور سواری خریدیں اور اپنے کام کا آغاز کریں۔ قرضے کی ادائیگی دس سال میں ہو اور صرف دو فیصد اضافی رقم سروس چارجز کے طور پر وصول کی جائے۔ جب نوجوانوں کو اتنی عزت اور سہولیات ملیں گی تو ملک میں واضح طور پر معاشی بہتری نظر آئے گی۔ ہمیں کام کرنے والے اور رزق حلال کمانے والے کو عزت دینی ہوگی۔

ہمیں اخلاقی اقدار کو اہمیت دینی ہے اور معاشرے سے حرص کا خاتمہ کرنا ہے۔ دیکھا جائے تو اس وقت سب سے زیادہ تعلیمی ڈگریاں رکھنے والے افراد بے روزگار ہیں اور کم تعلیم یافتہ افراد جن کے پاس کسی نوعیت کا ہنر یا مہارت ہے تو وہ برسرِ روزگار ہیں۔ کارخانہ دار کہتے ہیں انہیں اعلیٰ تعلیم کی بجائے ہنرمند ورکرز کی تلاش رہتی ہے۔ مہارت کی تربیت ترقی کا راستہ ہے۔

70 سالہ بوڑھا وجود، جس کے سامنے یکے بعد دیگرے اس کے 5 جگر گوشوں کے لاشے رکھے گئے، مگر اس نے استقامت کا پہاڑ بن کر نہ خود صرف صبر کا مظاہرہ کیا، بلکہ دوسروں کو بھی تسلی دیتی رہی۔ یہ ہیں امینہ غنام جن کے صبر و ثبات، عزم و حوصلے اور تحمل و برداشت کا دودن سے فلسطین کے گھر گھر میں چرچا ہے۔ حالانکہ فلسطینی کے سبھی باسی صبر کے پیکر ہیں۔اس خاتون کو نور شمش کی خنساء کا لقب دیا گیا ہے۔ 7 اکتوبر سے اسرائیلی قابض فوج کی گولیوں کی زد میں آکر اس کے پانچوں جوان بچے سب شہید ہو گئے۔ جن میں سے ہفتہ کے روز مغربی کنارے میں نور شمس کیمپ میں آپریشن کے دوران دجالی فوج نے 2 کو بھی شہید کر دیا۔ جگر پاروں کی شہادت کے باوجود یہ عظیم ماں نور شمس کیمپ کے المنشیہ محلے میں واقع اپنے گھر میں ثابت قدم دکھائی دیتی ہیں اور بچوں کی لاشیں وصول کرتے ہوئے اس کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے: ""الحمد للہ الذي شرفني باستشهاد خمسة من أبنائي"" "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے مجھے 5 بیٹوں کی شہادت کے اعزاز سے نوازا۔"

رسول پاک ﷺ کا ارشاد ہے:

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: کہ جب میں کسی کی مومن بندے کی محبوب چیز اس دنیا سے اُٹھا لیتا ہوں پھر وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کا بدلہ جنت ہے۔(صحیح بخاری جلد سوم حدیث نمبر 1355)

سیمار ضوان

صبر کے معنی ہیں برداشت کرنا، جھک جانا اور سہہ جانا۔ صبر صرف ہم کسی کی موت پر ہی نہیں کرتے۔ صبر ہم کو اس وقت بھی کرنا ہے جب کوئی ہم کو گالی دیتا ہے۔ ہمارا حق مارتا ہے۔ ہم سے دھوکہ کرتا ہے ہماری عزت نفس کو مجروح کرتا ہے اُس وقت ہم جو ثواب کی نیت سے صبر کرتے ہیں تو اللہ پاک ہم کو اس کے بدلے جنت دینے کا وعدہ فرما رہے ہیں۔

اور اللہ پاک فرماتے ہیں ۔"ان اللہ مع الصابرین۔(ترجمہ)بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

دنیا امتحان کی جگہ ہے اور اگر اس امتحان کو ہم صبر سے پاس کر لیں تو اللہ پاک کا ساتھ ہمارے ساتھ ہو جائے گا۔ صبر کرنا آسان کام نہیں ہے ہم تو اس وقت تک سکوں سے نہیں بیٹھتے جب تک اپنے ساتھ ہوئی زیادتی کا بدلہ نہیں لے لیتے۔ اللہ پاک یہاں پر ہی ہمارا امتحان لیتے رہتے ہیں کہ ہم کتنا صبر سے کام لیتے ہیں اور خود پر خاموش رہ کر سہہ جاتے ہیں۔ اس کے لیئے ہم کو خود پر محنت کرنی ہوگی اور یہ سوچیں کہ رب کریم کا ساتھ مل جائے تو اس سے بڑھ کر کیا کرم ہوگا۔

اللہ پاک ہم سے فرما رہے ہیں کہ اے ایمان والو مشکل میں صبر اور نماز سے مدد لو۔

اللہ پاک ہم کو خود حل بتلا رہے ہیں کہ جب تم کو کوئی دکھ پہنچے یا تم سے زیادتی ہو یا تم پریشان ہو تو صبر کرو اور فوراً دو نفل حاجات کی نماز پڑھ لو اور اللہ سے اپنی تکلیف کی فریاد کرو. اللہ پاک تو اپنے بندوں کی چھوٹی سی چھوٹی تکلیف کو دور کر دیتے ہیں اور اگر واقعی صبر کرنے والے بن گئے تو ہمارے لیے اجر بھی ہے اور اللہ پاک کا ساتھ بھی۔

خواتین کے مسائل

مفتی محمد عقیل منیر دارالافتاء الاخلاص

عورت پر قربانی واجب ہونا (فتوی نمبر: 4854)

سوال: مفتی صاحب! کیا عورت پر بھی قربانی واجب ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: عورت اگر عاقل، بالغ، مقیم، صاحب نصاب ہو یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہوں کہ ان کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو ایسی عورت پر قربانی واجب ہے۔

الدر المختار مع رد المحتار: (کتاب الأضحیۃ، 312/6، ط: سعید)

بوڑھی عورت کا بلا محرم گروپ کے ساتھ عمرے پر جانا (فتوی نمبر: 14599)

سوال: مفتی صاحب! میری عمر اٹھاون سال ہے اور میں ایک گروپ کے ساتھ ستائیس جنوری کو عمرے پر جارہی ہوں، جس میں دو مرد اور دو عورتیں ہیں۔ میں اپنے داماد کے بھائی کے ساتھ جارہی ہوں۔ مجھے کسی نے بتایا کہ تمہارا غیر محرم کے ساتھ جانا جائز نہیں ہے، لیکن میں دو لاکھ 45 ہزار روپے جمع کرا چکی ہوں، جو ٹریول ایجنسی والا واپس نہیں کرے گا۔ میرا بیٹا پرائیویٹ کمپنی میں کام کرتا ہے، میں مجبور ہوں، میرے پاس مزید پیسے بھی نہیں ہے تو کیا ایسی صورت میں میرے لیے جانے کی گنجائش ہے؟

جواب: کسی بھی عورت کا بغیر محرم کے عمرے پر جانا جائز نہیں ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں بلا محرم آپ کا اس طرح سفر پر جانا درست نہیں، نیز اگر آپ کا اپنے داماد کے بھائی سے کوئی محرمیت کا رشتہ نہیں ہے تو محض داماد کا بھائی ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ جانا بھی جائز نہیں ہے۔ (صحیح مسلم: رقم الحدیث: 1338، ط: دار احیاء التراث العربي)

مرد اور عورت پر حج کی فرضیت، نیز عمرہ کرنا سنت ہے (فتوی نمبر: 5055)

سوال: مفتی صاحب! سوال یہ ہے کہ مرد و عورت پر حج کب فرض ہوتا ہے؟ نیز اسی طرح یہ بھی بتادیں کہ کیا عمرہ کرنا بھی واجب یا فرض ہے؟

جواب: (1) جس شخص کے پاس اسکی حاجات اصلیہ اور حج سے واپس آنے تک اس کے اہل و عیال کے نفقہ کے علاوہ اتنی رقم ہو جو حج کے تمام اخراجات کیلئے کافی ہو یا بقدر رقم تو نہ ہو، لیکن اسکی ضروریات سے زائد اتنی جائیداد یا مالِ تجارت موجود ہو، جس کو فروخت کرکے حج کے اخراجات کے بقدر رقم حاصل ہو جائے تو دونوں صورتوں میں وہ شخص صاحبِ استطاعت شمار ہوگا اور اس پر حج فرض ہوجائے گا۔ (الفتاوی الخانیۃ علی ھامش الھندیۃ: 282/1)

عورت پر حج فرض ہونے کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ اگر اس عورت کے ساتھ حج پر جانے کیلئے محرم یا شوہر اپنے خرچ پر حج کے لیے جانے پر تیار ہو تو عورت پر حج فرض ہوگا، لیکن اگر عورت کا

بقیہ صفحہ ۱۴ پر

خواتین سے متعلق حج وعمرہ کے کچھ مسائل

عورت کا نماز باجماعت میں مرد کے دائیں، بائیں یا سامنے کھڑا ہونا! اگر کوئی مرد کسی عورت کے دائیں بائیں یا پیچھے اس کی سیدھ میں نماز پڑھیں اور وہاں درج ذیل شرائط پائی جائے تو مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی-وہ شرائط یہ ہیں:

1-وہ عورت مشتہاۃ ہو یعنی نو سال سے زیادہ عمر کی ہو، خواہ بڑھیا ہو یا محرم، سب کا حکم یہی ہے-

2-مرد کی پنڈلی، ٹخنا یا بدن کا کوئی بھی عضو عورت کے کسی عضو سے بالمقابل پڑ رہا ہو-

3-یہ سامنا کم از کم ایک رکن (تین تسبیح پڑھنے کے بقدر) تک بر قرار رہا ہو-

4-یہ اشتراک مطلق نماز میں پایا جائے یعنی نماز جنازہ کا یہ حکم نہیں ہے-

5-مرد و عورت دونوں ایک ہی امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے ہوں-

6-مرد و عورت کے نماز پڑھنے کی جگہ سطح کے اعتبار سے برابر ہو، یعنی اگر سطح میں آدمی کے قد کے بقدر فرق ہو تو محاذات کا حکم نہ ہو گا-

7-دونوں کے درمیان ایک آدمی کے کھڑے ہونے کے بقدر فاصلہ نہ ہو-

8-مرد نے اپنے قریب آکر کھڑی ہونے والی عورت کو وہاں نہ کھڑے ہونے کا اشارہ نہ کیا ہو، اگر اشارہ کیا پھر بھی عورت برابر میں کھڑی رہی تو اب مرد کی نماز فاسد نہ ہو گی؛ بلکہ عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی-

9-اور امام نے مرد کے برابر میں کھڑی ہونے والی عورت کی امامت کی نیت بھی کی ہو-[کتاب المسائل:1/367]

مسجد حرام (مکہ معظمہ) میں نمازی احتیاط کیسے کریں؟

مسجد نبوی (مدینہ منورہ) میں تو مردوں اور عورتوں کے لئے نماز پڑھنے کی جگہیں الگ الگ ہیں، اس لئے وہاں مرد و عورت میں اختلاط و محاذات کا مسئلہ اب پیش نہیں آتا، لیکن مسجد حرام (مکہ معظمہ) میں اگرچہ عورتوں کی نماز کی جگہیں الگ بنی ہوئی ہیں، لیکن مطاف میں اور حج کی بھیڑ کے زمانہ میں وہاں اکثر مرد و عورت نماز پڑھتے ہوئے خلط ملط ہو جاتے ہیں، اس لئے اس معاملہ میں احتیاط کی ضرورت ہے-عورتوں کو چاہئے کہ ہمیشہ مردوں سے الگ ہو کر ہی نماز پڑھیں، اگر موقع نہ ہو تو جماعت چھوڑ دیں اور بعد میں اپنی نماز الگ پڑھ لیں۔اور مردوں کو چاہئے کہ:

1-نماز کی نیت باندھنے سے پہلے دائیں بائیں اور سامنے دیکھ لیں کہ کوئی عورت تو نہیں کھڑی ہے، اس کے بعد نیت باندھے-

2-اگر پہلے اطمینان کر کے نیت باندھ لی اور نماز کے درمیان اگر کوئی بالغ عورت برابر میں آکر کھڑی ہونے لگے تو اسے دوران نماز اشارہ سے روکنے کی کوشش کریں، اگر وہ اشارہ سے رک

جائے توفبہا، ورنہ اس اشارہ کرنے سے مرد کی ذمہ داری پوری ہو جائے گی، اب اگر وہ عورت برابر میں کھڑی ہو کر نماز پڑھتی پھر بھی مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی بلکہ خود عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی۔[کتاب المسائل:1/368]

عورت کا احرام میں دستانے پہننا: عورت کے لئے احرام کی حالت میں دستانے پہننا علماء حنفیہ کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے۔[غنیۃ الناسک:86]

عورت کا زیورات پہننا: عورت کو حالت احرام میں ہر طرح کے زیورات پہننا جائز ہے۔[غنیۃ الناسک:94]

ہتھیلی میں پتلی مہندی لگائی: مہندی خوشبو میں شامل ہے، لہذا اگر محرم عورت نے حالت احرام میں اپنی ہتھیلی پر مہندی لگائی تو اس کی وجہ سے دم واجب ہوگا۔[غنیۃ الناسک:250]

گاڑھی مہندی لیپنا: اگر کسی عورت نے احرام کی حالت میں ایسی مہندی لگائی جو گاڑھی تھی جس سے سر (یا اس کا چوتھائی حصہ) گھنٹے یا اس سے زائد ڈھکا رہا، تو اس پر خوشبو استعمال کرنے کی بنا پر ایک دم واجب ہوگا۔[غنیۃ الناسک:250]

احرام میں عورت کے لئے سلا ہوا کپڑا پہننا منع نہیں: عورت حالت احرام میں سلا ہوا کپڑا اور خفین وغیرہ پہن سکتی ہے اور اس پر سارا بدن چھپانا لازم ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۲ کا

عورت پر قربانی واجب ہونا (فتوی نمبر:4854)

سوال: مفتی صاحب! کیا عورت پر بھی قربانی واجب ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: عورت اگر عاقل، بالغ، مقیم، صاحب نصاب ہو یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہوں کہ ان کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو ایسی عورت پر قربانی واجب ہے۔

الدر المختار مع رد المحتار: (کتاب الاضحیۃ، 312/6، ط: سعید)

بوڑھی عورت کا بلا محرم گروپ کے ساتھ عمرے پر جانا (فتوی نمبر:14599)

اللہ کافی ہے

غموں سے کہہ دیا جائے ہمیں اللہ کافی ہے
مقابل کوئی آجائے ہمیں اللہ کافی ہے

ہمیں قرآں نے بتلایا ہمیں آقا نے سمجھایا
یہ ذہنوں میں سما جائے ہمیں اللہ کافی ہے

توجہ جستجو کوشش ہو یہ توحید کا نغمہ
زمانے بھر میں چھاجائے ہمیں اللہ کافی ہے

دعا بھی التجا بھی یہ عقیدہ ساری دنیا کے
ہر اک انساں کو بھا جائے ہمیں اللہ کافی ہے

زبانی دعوت و کوشش ضروری ہے مگر کوئی
عمل سے بھی دِکھا جائے ہمیں اللہ کافی ہے

زمانہ پرفتن ہے مختلف ہے اپنے بچوں کو
ہر اک ماں خوب سمجھائے ہمیں اللہ کافی ہے

رمیصاء

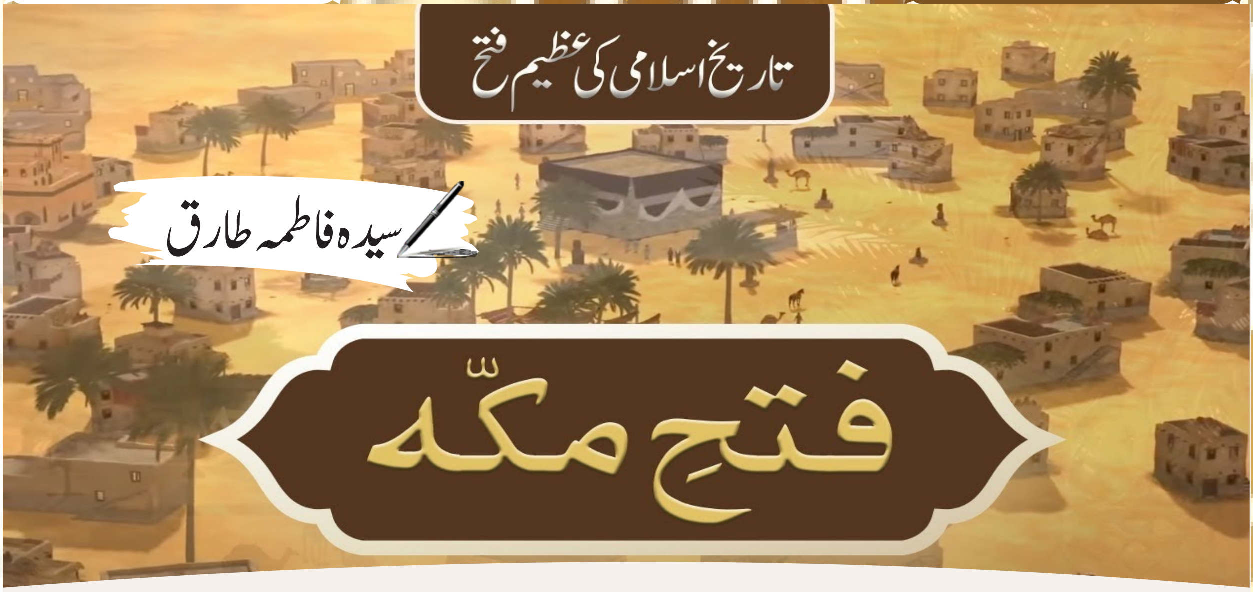

تاریخ اسلامی کی عظیم فتح

سیدہ فاطمہ طارق

فتحِ مکّہ

دین ابراہیمی کا اولین اصول توحید تھا لیکن زمانے کی تبدیلی اور جہالت کے فروغ سے یہ اصول شرک آلود ہو گیا اور اہل عرب نے تعلیمات ابراہیمی کو فراموش کر دیا اور خانہ خدا بتوں کی آماجگاہ میں تبدیل ہو گیا اور ان پتھروں کے بتوں کی پرستش شروع ہو گئی۔ بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مکہ بت پرستی کا مرکز تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار خانہ کعبہ 360 بتوں سے مزین تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد مرکز توحید خانہ کعبہ کو ان بتوں سے پاک کرنا تھا جس کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور رفقاء کار کو تکالیف اور سختیاں برداشت کرنی پڑیں، حتی کہ مسلمانوں کو مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا گیا لیکن یہ تمام سختیاں اور مظالم ایک امتحان ثابت ہوئے اور جس سرزمین کو انتہائی بے کسی کے عالم میں خیر باد کہا تھا اسی سرزمین پر آٹھ برس بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے ہمراہ فاتحانہ شان و شوکت سے داخل ہوئے۔

آپ ﷺ 8 ہجری میں 10 ہزار مسلمانوں کے ہمراہ مدینہ سے مکہ کی جانب روانہ ہوئے اور مکہ سے ایک منزل کے فاصلے پر واقع مرالظہران کے مقام پر پہنچ کر قیام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے لشکر کے تمام دستوں نے الگ الگ آگ روشن کر دی جس سے تمام وادئ صحرا منور ہو گئی۔ قریش نے جب اس روشنی کو دیکھا تو وہ بہت گھبرائے اور حکیم بن حزام، ابوسفیان اور بدیل بن ورقاء معلومات کے لیے آئے جب انہیں پتہ چلا کہ یہ اسلامی لشکر ہے تو وہ حیرت زدہ رہ گئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی نظر ابوسفیان پر پڑ گئی۔ انہوں نے ابوسفیان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو دیکھ کر کہا: "یارسول اللہ! کفر کے استحصال کا وقت آ گیا"

لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کی جان بخشی کرا دی اور ابوسفیان نے اسلام کا اظہار کیا اور دربار رسالت ﷺ پر سر خم کیا۔

بالآخر لشکر اسلام میں تلاطم شروع ہوا اور ٹھاٹھیں مارتا سمندر مکہ کی جانب بڑھنے لگا جس میں ہر قبیلے کا الگ دستہ تھا جو

یکے بعد دیگرے پرچم لیے مکہ میں داخل ہو رہے تھے۔انصار کے دستہ کے قائد سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ،ابو سفیان کو دیکھ کر پکار اٹھے :"آج گھمسان کا دن ہے، آج کعبہ حلال کر دیا جائے گا۔"

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنے دستہ کے ہمراہ بالائی حصے کی طرف سے داخل ہو رہے تھے کہ قریش کے ایک گروہ نے جبل خندمہ پر سے تیر چلائے اس جھڑپ میں 3 صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین شہید ہوئے۔جوابی کاروائی سے 13 کفار مارے گئے۔اس کے علاوہ مسلمانوں کو کوئی مزاحمت نہیں کرنی پڑی اور آپ ﷺ مسلمانوں کے ہمراہ بڑی شان سے فاتحانہ انداز میں مکہ میں داخل ہوئے۔

آپ ﷺ نے حکم دیا کہ جب تک کوئی شخص ان پر حملہ آور نہ ہو وہ کسی پر تلوار نہ اٹھائیں۔

آپ ﷺ جب حرم کعبہ میں داخل ہوئے تو یہاں 360 بت موجود تھے۔آپ ﷺ لکڑی سے ان بتوں کو گراتے ہوئے یہ فرماتے جاتے :"حق آگیا اور باطل مٹ گیا اور باطل مٹنے کی ہی چیز تھی۔"

آپ ﷺ نے حرم کعبہ سے ان بتوں کو نکلوایا اور کعبہ کی دیواروں سے ملائکہ اور انبیاء کی تصاویر مٹادی گئیں۔اس کے بعد آپ نے نماز شکرانہ ادا فرمائی اور مکہ میں پہلا خطبہ ارشاد فرمایا کہ :"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں، اس کا وعدہ سچ ثابت ہوا اور اس نے اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور تمام گروہوں کو شکست سے دوچار کیا،آج سے تمام انتقامات و خون بہا سب میرے قدموں کے نیچے ہیں۔اے قوم قریش ! اب جاہلیت کا غرور اور نسب کا افتخار خدا نے مٹا دیا۔تمام انسان آدم کی نسل سے ہیں اور آدم مٹی سے بنے تھے۔"

آپ ﷺ نے اس خطبہ کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی :"اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تمہارے گروہ اور قبیلے بنائے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت کا مستحق وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔بے شک اللہ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔"

آپ ﷺ نے اس کے بعد مجمع پر نظر ڈالی تو ان میں وہ لوگ بھی شامل تھے جو اسلام دشمنی میں پیش پیش ہوا کرتے تھے۔آج یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رحم و کرم پر مجرم کی حیثیت سے کھڑے فیصلے کے منتظر تھے۔ان سے فرمایا:"تم پر کوئی مواخذہ نہیں جاو تم سب آزاد ہو۔"

مظلومی میں صبر، مقابلے میں عزم، معاملے میں راست بازی اور طاقت و اختیار میں عفو و درگزر تاریخ انسانیت کے وہ نوادر ہیں جو کسی ایک شخصیت میں اس طرح کبھی جمع نہیں ہوئے۔یہی اسوہ حسنہ قیامت تک ہر انسان کے لیے دنیا و آخرت میں فوز و فلاح کی ابدی دستاویز ہے۔

میری ذات ذرہ بے نشاں
قسط 4

ساجدہ بتول

"ہررا"
ایک دم آٹھ سالہ لڑکے نے نعرہ لگایا۔
"میرا ہوم ورک مکمل ہو گیا اب چاچو جلدی سے ہمیں چیز دلانے لے چلیں۔"
"بھئی وہ تو کل لے کے دینی ہے۔" نوجوان مسکرایا۔
"جی نہیں۔۔۔جی نہیں۔۔۔آج کا وعدہ تھا۔" لڑکے کے ساتھ وہ دونوں بچیاں بھی بول اٹھیں اور پھر وہ تینوں ہی اس کے قریب آ کر اچھلنے کودنے لگے۔
مردود کو ہجوم سے وحشت ہو رہی تھی مگر اس نے طے کر لیا تھا کہ یہاں سے زمانہ جاہلیت جیسا کوئی کام کروا کے ہی رخصت ہو گا۔ مگر اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ ایسا کچھ کرے تو کیسے کرے؟
ادھر واکر والا بچہ رونے لگا اُسی وقت بیرونی دروازہ کھلا اور ایک عمر رسیدہ شخص اندر داخل ہوا۔
نوجوان اس کی طرف متوجّہ ہو گیا۔ بچے کے رونے پہ ایک جوان عورت کچن سے نکل آئی۔ اسے دیکھتے ہی مردود کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ "چار بچے، ایک اماں، ایک ابا، اور یہ لڑکا شاید اس کا دیور ہے۔ شوہر بھی یقیناً ساتھ ہی رہتا ہو گا۔ یعنی یہ عورت کافی پابند قسم کی ہے۔ سارا دن گھر والوں کی خدمتیں کرتی رہتی ہو گی۔ ضرور چڑچڑی ہو چکی ہو گی۔ بس اسی پہ قسمت آزماتا ہُوں۔" وہ خوش ہوتے ہُوئے سوچ رہا تھا۔
جوان عورت بچے کو واکر سے نکال کر اس کا ڈائپر تبدیل کروانے کے لیے غسلخانے میں گھس گئی۔
"بھئی کچھ جلا نہ دینا۔" ادھیڑ عمر عورت نے رعب سے کہا۔
"چولہا بند ہے اماں!" لڑکی نے غسلخانے سے ہی جواب دیا۔ "خاک بند ہے۔ کل بھی دال جلا دی تھی۔" ساس نے غصے سے کہا۔
"اماں میرے چپس بنا دیں۔" اچانک آٹھ سالہ بچے کو جیسے یاد آیا۔ "میں بھی کھاؤں گی۔" "میں بھی۔" دونوں بچیاں بھی شور مچانے لگیں۔
"توبہ ہے تم لوگوں سے۔ فرمائشیں ہی ختم نہیں ہوتی تمہاری۔ ابھی مجھے تم لوگوں کے یونیفارم بھی دھونا ہیں۔" لڑکی نے ساس کا غصّہ بچوں پہ نکالا۔

"یہ تو واقعی چڑچڑی ہے۔" مردود خوشی کے مارے ناچنے لگا۔ اب اسے منزل قریب دکھائی دے رہی تھی۔
گندے نالے کی تہہ والی گندگی کا سوچ کر ہی اس کے منہ میں پانی آ رہا تھا۔
"بس ابھی یہاں فساد کھڑا ہونے ہی والا ہے۔" اس نے سوچا اور پھر فساد کے لیے الفاظ کے تانے بانے بننے لگا۔
(جاری ہے)

اپنی بیوی کو کسی اور کا محتاج نہ بنائیں

ہر ماہ بیوی کا ذاتی خرچ لازمی دیا کریں۔ ہمارے معاشرے کے اکثر گھروں میں یہ معاملہ پایا جاتا ہے کہ اگر بیوی شوہر سے جیب خرچ واسطے کچھ پیسوں کا مطالبہ کرے تو سامنے سے جواب ملتا ہے کہ "تم کیا کرو گی پیسوں کا، ہر چیز تمہیں مل تو جاتی ہے، سب کچھ لا کر تو دیتا ہوں، جو منگوانا ہو بتا دو میں لا دوں گا، فضول پیسے نہیں میرے پاس "مطلب دنیا بھر کی تقریریں شروع کر دے گا مگر مجال ہے کہ کچھ پیسے نکال کر بیوی کے ہاتھ میں رکھ دوں کہ شاید اسے کچھ ضرورت ہو۔

پھر وہ بیچاری مجبور ہو کر کبھی اپنے ماں باپ کے سامنے ہاتھ پھیلاتی ہے، کبھی بہنوں سے سوال کرتی ہے تو کبھی دوستوں سے اُدھار مانگتی ہے۔

واللہ میری سمجھ سے باہر ہے کہ شوہر حضرات یہ کیسے گوارہ کر لیتے ہیں کہ میری بیوی میرے ہوتے ہو دوسروں سے پیسے مانگتی پھرے۔

ظاہر بات ہے کہ وہ بھی انسان ہے، اسکی بھی ضروریات ہیں، بحیثیت انسان اسکا بھی کہیں کچھ خرچ کرنے کا دل کرتا ہے، اپنی پسند سے کوئی چیز خریدنے کا دل کرتا ہو گا، اپنے والدین، بہن بھائی یا سہلی وغیرہ کو کچھ دینے کا دل کرتا ہو گا، صدقہ خیرات کرنے کا دل کرتا ہو گا، کسی غریب کی مدد کرنے کا دل کرتا ہو گا، اس بات کا بھی دل کرتا ہو گا کہ کچھ پیسے میرے پاس ہر وقت موجود رہیں جو کبھی بھی کسی مجبوری میں کام آجائیں۔

وہ آپکے لیے اپنا گھر بار ماں باپ بہن، بھائی سب چھوڑ آئی، اُس نے اپنے آپکو اور اپنی زندگی کو آپ کے حوالے کر دیا، خود کو آپ کے سُپرد کر دیا، آپ کے ماتحت زندگی گذارنے چلی آئی، اب وہ خود کمانے تو کہیں جاتی نہیں لہذا اسکی جملہ ضروریات آپ کے ذمہ ہے۔

ہم باہر دوستوں کے ساتھ ہوٹلوں پر، ٹوورز پر، آؤٹنگ پر اور دیگر فضولیات پر ہزاروں روپے اڑا دیتے ہیں اور جب اپنی بیوی کچھ پیسے مانگ لے تو طرح طرح کی باتیں سنانے لگ جاتے ہیں۔

ہر ماہ اپنی تنخواہ سے بیوی کا جیب خرچ اپنی استطاعت کے مطابق متعین کر دیں، جب بھی تنخواہ ملے گھر آ کر بیوی کو دو ہزار، پانچ ہزار، یا دس ہزار جتنی آپ کی گنجائش ہو اسکے مطابق بیوی کو لازمی

جیب خرچ دے دیں اور جیب خرچ دینے کے بعد بیوی سے ان پیسوں کا حساب نہ لیں کہ کہاں خرچ کیا، کتنا خرچ کیا، کیوں خرچ کیا۔ نہیں۔ بلکل نہیں۔ وہ جہاں خرچ کرنا چاہے اسے خرچ کرنے کی اجازت دیں۔

جیب خرچ کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ بندہ اپنی مرضی سے اپنی خواہش کے مطابق جہاں اسکول کرے خرچ کر سکے۔

بیوی سے جیب خرچ کا حساب مانگنے سے بداعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ بیوی کے ساتھ سخاوت کا مظاہرہ کریں۔ بخیل نہ بنیں۔ سرکار دو عالم حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ "اگر ایک دینار تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو، ایک دینار غلام آزاد کرنے کے لیۓ خرچ کرو، ایک دینار مسکین کو صدقہ دو اور ایک دینار اہل و عیال پر خرچ کرو تو فضیلت کے اعتبار سے سب سے افضل دینار اہل و عیال پر خرچ کیا گیا ہے" رب تعالی عمل کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

درندگی

عائشہ فیض کراچی

جیسے، جیسے صیہونی درندہ قریب بڑھ رہا تھا، اس کی آنکھیں 'غم و غصے' سے لال ہوتی جا رہی تھیں، اس نے جسم کو حرکت کرنے کی کوشش کری مگر ناکام رہی، بزدلوں نے منہ میں کپڑا گھسا کر اس کی آواز کو بھی بند کر دیا تھا۔ اس کا ہر ایک عضو شہادت کی گواہی دے رہا تھا! یہ صرف آج کی بات نہیں! اس 'قید' میں ہر روز کسی نہ کسی لڑکی کی 'عزت' کو پامال کیا جاتا تھا!

کچھ دن پہلے ہی خولہ دس لڑکیوں کے ساتھ اس جہنم میں لائی گئی تھی۔ یہ شہر سے کافی دور ایک 'جیل' نما کمرہ تھا۔ وہاں جنگ سے بھاگے ہوئے ذلیل و خوار سازشی فوجی درندے اپنا غصہ مسلمان 'نابالغ لڑکیوں' کو ظلم و زیادتی اور اپنی حوس کا نشانہ بنا کر نکالتے کئی کئی دن تک انہیں برہنہ رکھتے۔ جسم کے حصوں میں اپنی مشین گنوں سے سوراخ کر دیتے اور کبھی ان کے جسموں پر دہکتے کوئلے بچھا دیئے جاتے پھر جب کوئی معصوم لڑکی 'شہادت' کے مرتبے کو پا لیتی تو ان کے جسم اسرائیل سے تربیت یافتہ 'دجالی کتوں' کے آگے ڈال دیئے جاتے۔

خولہ نے دونوں ہاتھوں کو رسی سے چھڑانے کی کوشش کی وہ دل ہی دل میں پیارے رب کو پکارتی رہی۔ صیہونی درندہ اب اس کے بے حد قریب آ چکا تھا۔ جیسے ہی اس درندے نے ہاتھ آگے بڑھایا اچانک کہیں سے 'فلسطینی کتا' اس درندے پر جھپٹ پڑا یہ سب اتنا جلدی ہوا کہ وہ سنبھل نہ پایا اس کے ہاتھ اپنے ہتھیاروں تک نہ پہنچے۔۔۔ اللہ نے خولہ کی پکار سن لی تھی!!! وہ ربوٹ نما درندہ آج ایک 'کتے' کے سامنے بے بس پڑا تھا، اس کی مشین گن، جدید ہتھیار سب دور پڑے اس کا 'منہ' چڑا رہے تھے۔ 'جانباز کتے' نے خولہ سے وفاداری نبھائی تھی۔

ہاں سچ کہوں میں ڈرتی ہوں
جب لفظ کبھی یہ لکھتی ہوں

ہر جا ظلم روا جب دیکھوں
دنیا میں جا بجا انسانوں کی

بے حرمتی جب کبھی دیکھوں
میں بے بس کبھی بلکتی ہوں..

ہاں سچ کہوں.. میں ڈرتی ہوں
انسانیت کا پاس نہ ہم رکھ پائے

کیسے کعبہ پر جاں لٹائیں گے
ہم احساس ہار بیٹھے ہیں

کیا ہم ایمان ہار جائیں گے؟
جب بے تحاشا ظلم و بربریت

اپنے گردو پیش تکتی ہوں
میں ساکت کبھی سسکتی ہوں

ہاں سچ کہوں میں ڈرتی ہوں..
اپنے بچوں کی آنکھ سے اک آنسو

سہا ہم سے ذرا نہیں جاتا..
وہ بھی تو ناں مائیں ہیں

جنہوں نے زندہ خواب خود دفنائے ہیں..
ہم ٹکر ٹکر بس تکتے ہیں

بے حسی میں دو چار رسمی جملے سنتے ہیں..
تجزیئے پر تجزیئے بھی کرتے ہیں

نفرتوں کی آگ بھی اگلتے ہیں
پھر بھول بھال کر سب کچھ

راہ اپنی لئے ہم چلتے ہیں
ہاں. سچ کہوں میں ڈرتی ہوں..!

انسانوں کی اس دنیا میں
بے حسیء انسانیت سے ڈرتی ہوں..!

حیا

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قسط نمبر: 1

زوجہ محمد اقبال

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کچھ باتیں عرض کرنی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالمگیریت، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جن وانس کے لئیے مبعوث ہونا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ورسالت کا قیامت تک کا جاری رہنا یہ ساری چیزیں اور سارے پہلو اس کے متقاضی ہیں کہ جسے خود اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے پہلے اس جزیرہ عرب کا اور اس کے احوال کی کیا کیفیت تھی؟ اس کا پس منظر جب تک ہم کو تھوڑا بہت معلوم نہ ہو تب تک سیرت کا جو صحیح مقام ہے اس کے سمجھنے تک رسائی حاصل کرنا مشکل ہو گا، چونکہ قرآن پاک میں بطور خاص یہ فرمایا گیا ہے کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہاں بھیجا؟ ایک تو یہ فرمایا کہ ہم نے آپ کو اُمیّین میں بھیجا کہ جو بالکل پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے، جن کے پاس کوئی کتاب نہیں تھی اور دوسرا یہ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل یہ پورا جزیرہ ایک کھلی ہوئی گمراہی میں پڑا ہوا تھا، تاریخ میں عرب کی تین قسمیں ہیں

1-بائدہ 2-عارضہ 3-مستعربہ

بائدہ وہ جو عرب زبان بولنے والے جاننے والے تھے، یہ وہ قوم تھی کہ جو ہلاک ہو گئی اور مٹ گئی اور اب ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں ہے، اگر قرآن پاک میں اس کا ذکر نہ ہوتا تو شائد ہم جانتے بھی نہ جیسے قوم عاد، ثمود، مدین، لوط وغیرہ یہ قومیں مٹ گئیں اللہ نے ان قوموں کو بالکل ہی ختم کر دیا، ایک عرب ہیں مستعربہ، اس کا معنی ہوتا ہے کہ جنھوں نے عربی کسی دوسرے سے سیکھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلسلہ جد امجد سیدنا ابراھیم و خلیل علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام تک جاتا ہے، مختصرا یہ کہ اللہ نے سیدنا ابراھیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنے بیوی بچوں کو اس مقام پہ چھوڑ آیئے جہاں کوئی آبادی نہیں ہے کیونکہ سیدنا ابراھیم علیہ السلام سرزمین مکہ کے رہنے والے نہیں تھے ان کی اصل عراق اور شام فلسطین کے علاقے تھے وہاں سے اللہ کے حکم پر ابراھیم علیہ السلام اپنی بیوی اور اپنے چھوٹے دودھ پیتے ہوئے بچے کو لے کر اور حکم خداوندی کے مطابق اسی مقام پر چھوڑا جہاں اب چاہ زم زم ہے یعنی کنواں ہے زم زم کا اسی جگہ ان کو بٹھا دیا اور اللہ کا حکم تھا کہ بولنا بھی نہیں بتلانا بھی نہیں بات بھی نہیں کرنی تو ابراھیم علیہ السلام خاموشی سے چلے گ جب وہ جانے لگے تو بی بی ہاجرا پیچھے دوڑی ہوئی آئیں کہ ابراھیم یہ کیا کر رہے ہو کہ یہاں کوئی انسان نہیں یہاں کوئی پانی نہیں کالے پہاڑوں میں گھری ایک وادی ہے (یہاں جہاں اب کعبہ شریف ہے یہاں ایک ٹیلے کا نشان تھا) تم ہمیں کیسے یہاں چھوڑ کر جا رہے ہو، اب ابراھیم علیہ السلام خاموش چونکہ اللہ کا حکم نہیں جواب دینے کا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زریں اقوال:

آپؓ نے فرمایا تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں:

(1) سلام کرنا۔(2) دوسروں کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا۔(3) مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔

ندامت چار قسم کی ہوتی ہے:

(1) ندامت ایک دن کی جب کوئی شخص گھر سے بے کھانا کھائے چلا جائے۔

(2) ندامت سال بھر کی کہ زراعت کا وقت غفلت میں گزر جائے۔

(3) ندامت عمر بھر کی جب بیوی سے موافقت نہ ہو۔

(4) ندامت ابدی کہ رب ناخوش ہو۔

ام عمر

تمنا

بنت عثمان

ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا: "حضرت لوگ نیک لوگوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی تمنا کیوں کرتے ہیں، حالانکہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے "فمن یعمل مثقال ذرہ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرہ شرا یرہ" ترجمہ "جورائی کے دانے کے برابر بھی نیک کام کرے گاوہ اسے دیکھ لے گا اور جورائی کے دانے کے برابر بھی برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا" جب ہر کسی کو اس کے اعمال کا بدلہ ملے گا تو پھر یہ تمنا کیونکر ہوتی ہے۔

فرمایا: "اے برخوردار! ذرا یہ تو بتاؤ جب پنکھا چلتا ہے تو اپنے نیچے موجود ایک شخص کو ہوا دیتا ہے، یا سب لوگوں کو دیتا ہے"۔

تو ان صاحب نے کہا: "حضرت پنکھا تو سب کو ہوا دیتا ہے"۔

تو پھر شیخ نے فرمایا: "اے نوجوان جس طرح پنکھا سب کو ہوا دیتا ہے، بالکل اسی طرح جب نیک لوگوں پر اللہ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے تو اچھے برے سب پر ہوتا ہے، جبھی تو لوگ ایسی جگہ دفن ہونے کی تمنا کرتے ہیں جہاں نیک، اللہ والے مدفون ہوتے ہیں۔

ندامت و شرمندگی کے آنسو!

عذرا خالد

ایک خوبصورت انتخاب

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ اللہ تعالی سے پوچھا: یا اللہ میری امت کا سب سے بدترین شخص کون سا ھے؟ اللہ تعالی نے فرمایا: کل صبح جو شخص تمھیں سب سے پہلے نظر آئے وہ آپ کی امت کا بدترین انسان ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام صبح جیسے ہی گھر سے باہر تشریف لائے، ایک شخص اپنے بیٹے کو کندھے پر بٹھائے ھوئے گزرا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دل میں سوچا، اچھا تو یہ ہے میری امت کا سب سے برا انسان، پھر آپ اللہ تعالی سے مخاطب ھوئے اور کہا: یا اللہ! میری امت کا سب سے اچھا انسان کون سا ہے اسے دکھائیں۔

اللہ تعالی نے فرمایا: شام کو جو شخص سب سے پہلے آپ سے ملے وہ آپکی امت کا سب سے بہترین انسان ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام شام کو انتظار کرنے لگے کہ اچانک انکی نظر صبح والے بدترین انسان پر پڑی۔ یہ وہی شخص تھا جو صبح ملا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے کلام کیا: یا اللہ یا رب کریم! یہ کیا ماجرا ہے؟ جو شخص بدترین تھا وہی سب سے بہترین کیسے ھو سکتا ہے؟ اللہ تعالی نے فرمایا: صبح جب یہ شخص اپنے بیٹے کو کندھے پر بٹھائے جنگل کی طرف نکلا تو اس کے بیٹے نے اس سے پوچھا: ابا! کیا اس جنگل سے بڑی کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا: ہاں بیٹا! یہ پہاڑ جنگل سے بھی بڑے ہیں۔

بیٹا بولا: ابا! ان پہاڑوں سے بھی بڑی کوئی شے ہے؟ وہ بولا: ہاں بیٹا! یہ آسمان پہاڑوں سے بھی بہت بڑا اور وسیع و عریض ھے۔ بیٹے نے کہا: ابا! اس آسمان سے بڑی بھی کوئی چیز ھے؟ باپ کا سر ندامت سے جھک گیا اور آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور دکھ بھری آواز میں بولا: ہاں بیٹا! اس آسمان سے بھی بڑے تیرے باپ کے گناہ ہیں۔

بیٹے نے کہا: ابا! تیرے گناہوں سے بڑی بھی کوئی چیز ہے؟

باپ کی آنسوؤں بھری آنکھوں میں چمک آ گئی اور بولا: ہاں بیٹا! تیرے باپ کے گناھوں سے بہت، بہت بڑی میرے رب کی رحمت اور اسکی مغفرت ہے۔

اللہ رب العزت نے فرمایا: اے موسیٰ! مجھے اس شخص کی ندامت اور آنسو اس قدر پسند آئے کہ ... میں نے اس بدترین شخص کو تیری امت کا بہترین انسان بنا دیا۔ میں نے اسکے تمام گناہ نا صرف معاف کر دیئے بلکہ گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔

اپنے رب کے سامنے ندامت سے رونا اور عاجزی سے اسکے سامنے خود کو جھکا دینا بہت بڑا عمل ھے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "گناہوں سے توبہ کرنیوالا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔"

(ابن ماجہ، جلد 2، حدیث: 2054)

فریضہ قربانی

عمارہ فہیم

قربانی سنت ابراہیمی

قربانی ابراہیم علیہ السلام کی سنت،ایسی مقبول سنت جو کہ قیامت تک آنے والوں کے لیے جاری کر دی گئی۔

جس وقت اللہ رب العزت نے آپ علیہ السلام کو حکم دیا:''ابراہیم اپنی محبوب ترین چیز کو ذبح کرو،قربان کرو''

ابراہیم علیہ السلام کا سوچ بچار کرنا کہ آیا محبوب ترین شئے کون سی ہے؟

اسماعیل علیہ السلام سے مشورہ کرنا اور پھر دونوں باپ بیٹے کا اللہ کی منشاء کو سمجھنا اور اس پر راضی ہونا۔

بیٹا خوش کہ اللہ کی راہ میں قربان ہو رہا ہوں اور باپ راضی کہ اس عمر میں اپنی قیمتی متاع کو اللہ کے راستے میں قربان کر رہا ہوں۔ چھری پھیر رہے ہیں اور چھری اللہ حکم سے چلنے سے انکاری ہے،اعلان ہوتا ہے''ابراہیم تم اپنے امتحان میں کامیاب ہو گئے''

ابراہیم علیہ السلام کی یہ قربانی اللہ کو ایسی پسند آئی کہ قیامت تک کے لیے اس سنت کو زندہ رکھ دیا۔

فریضہ قربانی

فریضہ قربانی ہم مسلمانوں کے دلوں میں ایک خاص جگہ رکھتی ہے۔ سورۃ الحج میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:''اللہ کو ان کا گوشت یا خون نہیں پہنچتا بلکہ تمہارا تقوی پہنچتا ہے''

یہ آیت اس کی تائید کرتی ہے کہ قربانی کی قبولیت خالص نیت اور تقوے میں ہے۔ قربانی تین طرح کی ہوتی ہے۔ایک وقف قربانی،دوسری اجتماعی قربانی،اور تیسری انفرادی قربانی۔

وقف قربانی

وقف قربانی وہ قربانی ہوتی ہے جس میں ہم اپنا قربانی کا جو حصہ بنتا ہے وہ کسی مدرسے یا ادارے وغیرہ میں دے دیں جنہوں نے قربانی کے انتظامات کیے ہوئے ہوں پھر وہ اس گوشت کو مساکین و ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیتے ہوں۔

اجتماعی قربانی

جس میں کچھ لوگ مل کر حصہ لیتے ہیں اور ہر حصے دار کو برابر گوشت تقسیم کیا جاتا ہے۔

انفرادی قربانی

یعنی کوئی ایک ہی فریق اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی کرے۔وقف قربانی ہو یا اجتماعی و انفرادی قربانی سب ہی باعث اجر و ثواب ہیں لیکن کسی مظلوم،ضرورت مند و مستحقین کے لیے وقف قربانی کا عمل باعث ثواب ہونے کے ساتھ ڈھیروں خوشیوں اور مسکراہٹوں کا باعث بن سکتا ہے۔یہ ایک خاص محبانہ اور عاشقانہ عمل ہے،جس میں قربانی کرنے والا گوشت کا تقاضا نہیں کرتا،اور قربانی کا پورا گوشت اللہ کی راہ میں دیتا ہے۔یعنی قربانی بھی اور مستحقین کی مدد بھی۔

ہر صاحب استطاعت، صاحب مال، عاقل، بالغ، مقیم،مسلمان مرد و عورت پر قربانی واجب ہے۔

منظر کعبہ

نگاہوں میں بسالوں تو چلوں

عنبر نفیس۔ریاض

تقریباً ۸ سال قبل عمرے کے ارادے سے سال ۲۰۱۵ میں پہلا سفر ریاض سے بذریعہ بس کیا، تقریباً ۱۳-۱۴ گھنٹے کا سفر تھا۔اس مبارک سفر کی کچھ یادداشتیں آپ قارئین کی نظر۔

رستے میں تاحدنگاہ، چہار سو پھیلا، ہلکا نیلا لامحدود آسمان روئی کے گالوں جیسے چھوٹے بڑے بادل اٹھائے کسی خوبصورت چھت کی طرح آراستہ تھا۔

نیچے زمین اپنے دامن میں بڑے بڑے ریگستان اور صحرا سمیٹے ہوئے تھی، جن میں کہیں کہیں جنگلی جھاڑیاں اگی ہوئی ہوتیں اور کوئی محض چٹیل میدان۔ کبھی کسی مقام پر اونٹوں کا لشکر دکھائی دیتا تو کہیں اکاڈکا یہ صحرائی جہاز چہل قدمی کرتے نظر آتے۔

مختلف قسم کے پہاڑ دیکھے، خاص کر مکہ کے کالے پہاڑ جو اپنے اندر اک عجب جلال اور ہیبت سمیٹے ہوئے ہیں۔اونچے اونچے کالے پہاڑ گویا صحرائی زمین کو اپنے وجود کی مضبوطی اور سختی سے تھامے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔

جب بھی ان رستوں سے گزر ہوتا ہے یہ منظر مجھے کسی مقناطیس کی طرح اپنی جانب کھینچتا ہے اور سورہ الغاشیہ کی یہ آیات یاد آتی ہیں۔

پھر کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے بنائے گئے ہیں۔اور آسمان کی طرف کہ کیسے بلند کیے گئے ہیں۔اور پہاڑوں کی طرف کہ کیسے کھڑے کیے گئے ہیں۔اور زمین کی طرف کہ کیسے بچھائی گئی ہے۔

سبحان اللہ !میرے رب کی ہر تخلیق بے مثال ہے !

اس منظر کو دیکھتے ہوئے دل سے یہ دعا نکلتی ہے کہ ''اللہ میاں!جیسے آپ نے یہ پہاڑ میخیں بنا کر زمین میں گاڑ دیئے ہیں ،ایمان بھی اسی طرح ہمارے دلوں میں گاڑ دیجیے، پیوست کر دیجیے کہ ہمارے دل کی زمین بھی تادم مرگ توحید پہ قرار پکڑی رہے۔آمین۔''

اب کچھ ''بیت اللہ'' کے قرب کا حال سناتی ہوں۔

پہلا موقع جب کعبہ کو اپنے سامنے دیکھنا تھا۔دل تھا کہ جذبات تشکر سے پھٹا جا رہا تھا۔یاالٰہی !!!کہاں میں گناہگار بندی کہاں آپ کا پاک حرم۔

جمعہ کا دن تھا، مطاف میں اترنے کے تمام رستوں پہ رکاوٹیں لگا دی گئی تھیں۔مجھے کہا گیا تھا کہ نگاہیں نیچی رکھنا اور پہلی نگاہ جب بیت اللہ پہ پڑے بس اس وقت دعا کرنا۔

چہرے پہ کپڑا لٹکائے اور نظریں جھکائے میں اپنے شوہر کے پیچھے ادھر سے ادھر رستہ کی تلاش میں سرگرداں تھی، کہیں سے جانے کی جگہ نہیں مل رہی تھی اسی تگ ودو میں خیال گزرا کہ اللہ پاک آپ ناراض تو نہیں؟ مجھے آپ کا گھر کیوں نظر نہیں آتا؟ اس خیال کا آنا تھا کہ آنکھوں سے سیلاب امڈنے لگا دل کسی پتے کی طرح لرزنے لگا، خوش قسمتی کے موتی اب حسرت

بن کر چہرہ بھگو رہے تھے ،اسی دوران صلوۃ الجمعہ کا وقت ہو گیا اور میں خواتین کے حصے میں نماز پڑھنے چلی گئی۔

بہر حال جمعہ کا خطبہ ہوا، نماز ہوئی، خوب دعا مانگی اور پھر ہم نے اپنی پیاسی نگاہوں کو سیراب کرنے کے لیے مطاف تک جانے کی راہ لی۔

قصہ مختصر کہ اب میں اپنے رب کے گھر کے سامنے کھڑی ہوں، میں تو ساری دعائیں ہی بھول گئی، بدن پہ لرزا طاری ہے، رواں رواں صرف یااللہ، یااللہ کی پکار کر رہا ہے۔ زبان اس کے علاوہ کوئی بھی لفظ ادا کرنے سے قاصر ہے۔ بس پورا وجود "بیت اللہ" کے جلوں میں کھو گیا۔

کعبہ کا نور، اسکی مقدس عمارت کا ہالہ، اسکے سیاہ غلاف کی کشش۔ ملتزم کا مبارک گوشہ، فضیلت والا جنت کا پتھر "حجر اسود" یہ سب کچھ آج بھی اتنا ہی دلکش اور حسین معلوم ہوتا ہے جیسا پہلی بار دیکھا تھا۔ یقین جانیے جسے اک بار شرفِ زیارتِ کعبہ مل جائے اس کی تڑپ، شوق اور لگن میں اضافہ ہی ہوتے دیکھا۔

وقت رخصت آ جاتا ہے لیکن دل بھرتا نہیں ہے، کچھ دیر اور ٹھیر جائیں بس یہی خواہش ہوتی ہے۔ یہ اشعار واپسی کی راہ لیتے ہوئے تمنائے دل کی صحیح ترجمانی کرتے ہیں۔

فرقت

میمونہ بنت محمد عظیم (گھوٹکی)

محبت تو ہے اسکی بے مثال قلب میں مگر
جدائی کے لمحات برداشت کروں میں کیسے ؟

نڈھال کر ڈالا ہے مجھے اتنا اس غمِ فرقت نے
انکے بن یہاں اس دنیا میں جیوں میں کیسے ؟

تصورات میں چھایا ہے حلیہ نبی ﷺ کا
الم چھپا فرقت کا انہیں دکھاؤں میں کیسے ؟

زمانہ نہ پایا انکا، آواز نہ سنی کبھی انکی
غم کا یہ سائبان، اب نجات پاؤں میں کیسے ؟

ارمان ہیں کچھ میرے جو رہ گئے ہیں ادھورے
گر انکو نہ دیکھا تو شہر نبی ﷺ ہی دیکھ لوں

گنہگار ہی سہی مگر محبت ہے انکی بے مثال
فرقت کا یہ قصہ مختصراً بتاؤں پھر کیسے ؟

تسکین ملے اس وجود کو مدینہ النبی ﷺ سے
مگر وسائل سے ہوں خالی، جاؤں میں کیسے ؟

محبت بھی اور میری سوچوں کا محور ہے ﷺ
یہ لمحاتِ زندگی بن انکے کاٹوں میں کیسے ؟

قسط:۲

ذرا توجہ فرمایئے

حفصہ محمد فیصل

دوسرا سوال ان بال برابر جگہ میں کیا کیا آتا ہے؟

ہماری ناک کے اندر ہم نے کیل پہنی ہوئی ہے اگر نہیں پہنی ہوئی ہے لیکن سوراخ ہے تو اس کو کھول کر ورنہ کیل ہٹا کر وہاں پانی پہنچانا ہے۔اسی طرح کانوں میں ٹوپس پہنے ہوئے ہیں یا خالی سوراخ، تو بھی ان کو کھینچ کر ادھر پانی پہنچانا ہے۔کان کے اندر پانی پہنچانا، انگلی پانی والی کر کے کان میں گھمانا ہے۔عموماً ان جگہوں پر میل جم جاتا ہے، گرمی سے پسینے سے، گردوغبار کی وجہ سے اور یہ جگہوں پر میل جم کر تہہ بن جاتی ہے ہم اہتمام نہیں کرتے ہیں تو ہمارا وہاں پر پانی نہیں پہنچتا ہے اس طرح پاکی کا غسل درست نہیں ہوتا۔

اس غفلت کی وجہ سے ہماری ساری عبادتیں ضائع ہونے کا ڈر ہوتا ہے۔اسی طرح ناف کا جو سوراخ ہوتا ہے اس کے اندر بھی چھنگلیا (جو الٹے ہاتھ کی سب سے چھوٹی والی انگلی ہوتی ہے) اس کو پانی سے تر کر کے گھمانا۔ناف کو لازم صاف کریں، اگر اس میں میل ہے تو اس کو ہٹائیں اور پانی پہنچائیں، میل نہیں ہے تو بھی ادھر انگلی گھمائیں تا کہ وہ جگہ بھی تر ہو جائے اور پانی پہنچ جائے۔

اسی طرح ہم عموماً بیٹھ کر ہی غسل کرتے ہیں ہم جب بیٹھتے ہیں تو ہمارے جسم پر سلوٹیں پڑ جاتی ہیں بیٹھنے کی وجہ سے جھکاؤ کی وجہ سے تو ان سلوٹوں کو بھی کھول کھول کر پانی پہنچانا ہے یا آپ کا جسم بھاری ہے تو آپ کو اپنے جسم کو کھول کھول کر پانی پہنچانا ہے اپنے ایک ہاتھ سے ہلکا ہلکا پانی ڈالیں اور دوسرے ہاتھ سے اپنے جسم کو ملیں تا کہ ہر جگہ پر پانی پہنچے اگر کچھ چپکا ہوا ہے یا میل لگا ہوا ہے، تو صاف ہو جائے۔شیمپو اور صابن کرنا ہم اپنی خوشبو اور نظافت کے لئے، راحت کے لئے کرتے ہیں۔

لیکن اصل میں ہر جگہ پانی پہنچانا صحیح پاکی کا غسل ہے۔

تو اس کا دھیان رکھیں۔بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچانا ہے۔بہت زیادہ ان چیزوں کا دھیان رکھنا ہے۔ہم اتنی بڑی بڑی ڈگریاں لے لیتے ہیں ہمارے پاس بڑے بڑے مطالعے اور علمی نمونے ہوتے ہیں، شادی کے ٹائم پر اپنی بچیوں کو دوسری فضول چیزیں تو ضرور بتاتے اور یاد کروا دیتے ہیں۔لیکن غسل کے فرائض ہمیں خود پتہ ہوتے ہیں نا ہم اپنی بچی کو بتاتے ہیں کہ وہ ان کو کر کے اپنے آپ کو پاک کرے۔بچیاں غسل کر کے بھی ناپاک رہتی ہیں۔مائیں غسل کر کے بھی ناپاک رہتی ہیں اور اسی حالت میں ہم قرآن پاک کو ہاتھ لگا لیتے ہیں۔نماز ادا کر رہے ہوتے ہیں۔

اور نیکی سمجھتے ہوئے گناہ کبیرہ کو انجام دے رہے ہوتے ہیں۔کتنی ہی فکری اور غفلت کی بات ہے کہ ہم دنیا کی ساری چیزوں کو سیکھنے کے لئے ادھر ادھر بھاگتے ہیں لیکن دین کے اہم فرائض جن کا تعلق ہماری ذات سے، ہماری عبادتوں سے ہماری آخرت سے ہے سیکھنے اور کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔

اپنائیت

بریرہ بنت محمد طیب
اٹک

آہ سرزمینِ اقصی!!! لمبی ہوگئی ظلم کی رات مگر رات ہی تو ہے۔

"میں کس طرح اپنے دل کے خونچکاں ٹکڑوں کو دنیا کے سامنے رکھ دوں کہ ایک ایک آنکھ میں اشک غم کے دریا موجزن ہو جائیں!؟ میں کس طرح اپنے زخمی جگر کے ٹانکے کھول دوں کہ ایک ایک قلب، جزبات دردوالم کے طوفان سے معمور ہو جائے؟ میں کس طرح اپنے سینے کو چیر کر اس کے داغوں کی قیامت خیز بہار کو وقف تماشا کر دوں کہ ایک ایک زبان آہ وفغاں کی شورشوں کا محشرستان بن جائے؟

غزہ کے رہنے والوں پر جو قیامت برپا ہے اسرائیل جس ظلم و بربریت کا مظاہرہ کر رہا ہے اس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔ ایسے ایسے دل دہلا دینے والے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ بچوں کی کٹی پھٹی لہو و گرد میں اَٹی لاشیں جب عمارتوں کے ملبے سے نکالی جاتی ہیں تو کسی کا سر نہیں ہوتا اور کسی کی ٹانگ ان عمارتوں کے سریوں میں کہیں پھنسی رہ جاتی ہے۔ ماؤں کے اپنے لخت جگر کو سپرد خاک کرتے ہوئے کلیجوں کو تھامے درد بھری آہیں، نڈھال باپ کا صبر کرتے کرتے پھوٹ پھوٹ کر رو دینا، اپنے پیاروں کی لہو میں رنگی لاشیں دیکھتے ہوئے بھی زبان سے "حسبنا اللہ و نعم الوکیل" کے الفاظ جب میں سنتی ہوں تو خدا کی قسم ان کے ایمان کی مضبوطی پر رشک آتا ہے گویا ہمیں وہ جتلا رہے ہوتے ہیں کہ ہم تو جنت کے باسی ہیں یہ دنیا تمہیں مبارک!

عجیب مناظر ہیں ایک طرف ایک بچے کا اپنے گھر والوں کو کھونے کے بعد اپنے ہی گھر کے ملبے پر بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کرنا تو دوسری طرف تقریبا 10 سالہ فلسطینی بچی کے پر عزم الفاظ "انا دی فلسطینی" میں چاہتی ہوں کہ میں اپنی سرزمین میں دفن ہوں ہم اپنی پاک سرزمین چھوڑ کر کہیں نہیں جائیں گے۔

یہ الفاظ اسرائیل اور ان نام نہاد مسلم حکمرانوں کے منہ پر زوردار طمانچہ ہیں۔ وہ اسرائیل جس نے ان معصوم کلیوں کے ہاتھوں سے کھلونے چھین کر پتھر تھما دیئے، ان کے پیارے چھین لیے۔

اوہ اسرائیل تم تو یہ سمجھے تھے کہ ان سے ان کے پیارے چھین کر ان کے گھر بار تباہ کر کے تمہیں انہیں زیر کر لوگے مگر افسوس ان کے پر عزم عزائم تمہیں کمزور کر رہے ہیں کہ تمہاری فلسطینیوں کی نسل کشی اس بات کا ثبوت ہے۔ اوہ افسوس ان نام نہاد مسلمان حکمرانوں پر! جو تم اپنی گردنوں میں غلامی کا طوق ڈالے بیٹھے ہو! تمہیں تو

مر جانا چاہیے یاد رکھو کہ قیامت کے دن میرے نبی کا ہاتھ ہو گا اور تمہاری گردنیں ہوں گی کہ جب اس کی امت کٹ رہی تھی مر رہی تھی تمہارے پاس طاقت تھی تم بہت کچھ کر سکتے تھے لیکن تم نے غلامی میں رہنے کو چنا اور اس کی امت کو ان خبیث اور ذلیل ناپاک یہودیوں کے ہاتھوں میں مرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ اور عوام الناس بھی کسی خوش فہمی میں نہ رہیں کہ ان کا مخصوص عذر "ہم کر ہی کیا سکتے ہیں" کہہ کر مطمئن ہو جانا رب العالمین کے ہاں مقبول ہو گا۔

نہیں نہیں تم بھی بہت کچھ کر سکتے تھے لیکن افسوس تم چند لمحوں کے ذائقوں کے لیے میکڈونلڈ اور کے ایف سی کو نہ چھوڑ سکے، وہ میکڈونلڈ جو علی الاعلان اعتراف کر رہا ہے کہ اسے 30,000 فلسطینی شہید ہونے پر فخر ہے اور وہ برابر اسرائیلی فوج کی مدد کرتا رہے گا اُس میکڈونلڈ کے ذائقوں کو چکھتے ہوئے تمہیں اپنے رب سے ذرا برابر بھی شرم نہیں آئی کہ روز قیامت کس منہ سے اللہ اور ان شہیدوں کا سامنا کرو گے، تم اپنی ظاہری خوبصورتی کی حفاظت کے لیے اسرائیلی پروڈکٹس کو نہ چھوڑ سکے، تم اپنی خواہشات کو محدود کر کے چند روپے ان کی مدد کے لئے نہ بھیج سکے۔ تم سوشل میڈیا پر آواز اٹھا کر خود کو کم از کم ایمان کے اخری درجے پر تو رہنے دیتے۔ ڈرو اس وقت سے جب خدا نہ کرے ہم پر ایسا وقت آئے اور ہم بھی بے یار و مددگار کسی صلاح الدین ایوبی کے منتظر ہوں اور باقی مسلم ممالک خاموشی کا لبادہ اوڑھے ہماری بے بسی کا تماشہ دیکھ کوئی موبائل رہے ہوں۔ آج ہر تھامے ہوئے ہے اسٹیٹس پر نت نئے کھانوں کی تصویریں لگتی رہتی ہیں لیکن غزہ کے لیے آواز بلند کرتے ہوئے ان کے ہاتھ دکھتے ہیں۔ یہ بھی تو جہاد ہے لیکن تم نے غزہ کے حالات کو معمول کے حالات سمجھ لیا۔ یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ سب سے کم اسرائیلی پروڈکٹس کا بائیکاٹ پاکستانیوں نے کیا۔ افسوس ہوتا ہے یہ کہتے ہوئے کہ مسلم ممالک سے زیادہ نان مسلم ممالک نے اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی۔

خدارا ڈریں اس وقت سے جب روز محشر اللہ تعالی انتہائی غصے میں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے کٹے پھٹے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوں گے کہیں ہم آپکی شفاعت سے محروم ہی نہ ہو جائیں۔

خدارا ڈریں، اسرائیلی پروڈکٹس کا بائیکاٹ کریں اور اس ظلم کے خلاف سوشل میڈیا پر آواز اٹھائیں۔

پکوان

کیری کی چٹنی

اجزاء:

کیریاں آدھا کلو، چینی تین پاؤ، پانی سوا دو پیالی، لہسن (چوپ کیاہوا) دو کھانے کے چمچے، ادرک (چوپ کیاہوا) دو کھانے کے چمچے، سفید سرکہ ایک پیالی، سوکھی لال مرچیں 15 عدد، کٹی ہوئی لال مرچیں ایک چائے کا چمچ، نمک آدھا چائے کا چمچ

ترکیب:

کیریوں کو پتلا کاٹ کر ایک گھنٹے کے لیے پانی میں بھگوئیں، پھر پانی پھینک دیں۔ دیگچی میں چینی اور پانی کو چینی حل ہونے تک پکائیں۔ اس میں کیری شامل کر کے انہیں آدھا گلا لیں، پھر ادرک اور لہسن شامل کر کے خوشبو آنے تک پکائیں۔ اس میں سرکہ، ثابت لال مرچ، کٹی لال مرچ اور نمک ڈال کر گاڑھا ہونے تک پکالیں۔

کیری کی جوس

اجزاء:

کیریاں ایک کلو، چینی ایک کلو، لیموں چار عدد، پانی دو لیٹر، برف حسب ضرورت، کالا نمک ایک چٹکی، پودینہ چند پتے۔

ترکیب:

کیریوں کو چھیل کر پانی کے ہمراہ ابالیں اور ٹھنڈا کر لیں۔ اسی پانی میں کیریوں کا گودا بنائیں اور گٹھلیاں نکال کر پھینک دیں، بلینڈر میں گودا پیس کر دیگچی میں ڈالیں۔ اس میں چینی ڈال کر ہلکی آنچ پر چینی حل ہونے تک پکا کر چولہا بند کر دیں۔ کیریوں کا آمیزہ ٹھنڈا ہو جائے تو اس میں لیموں کا رس اور کالا نمک ملا دیں۔ کیری کے شربت کو بوتل میں بھر کر فریج میں رکھ دیں۔ پیش کرنا ہو تو اس میں سے دو کھانے کے چمچ شربت گلاس میں ڈالیں، اس میں پانی، برف اور پودینے کے پتے ڈال کر پیش کریں۔

نوٹ: کیریاں ابالنے کے لیے اسٹین لیس اسٹیل کا برتن استعمال کریں۔

کیری اسکوائش

کیریاں آدھا کلو، چینی حسب پسند، برف ڈھیر ساری، سب سے پہلے کیریوں کو دھو کر چھیل لیں۔

پھر ایک پتیلی میں پانی لیں اور اس میں کیریاں ڈال کر اتنا پکا لیں کہ کیریاں نرم ہو جاو تو چمچے سے موٹا موٹا توڑ یا گھوٹ لیں ایک چھنے میں کیریاں ڈال کر اوپر کا پانی نتھار کر الگ رکھ لیں اس سے ایک اور مزیدار شربت ریڈی کریں نیکسٹ ریسپی میں۔ اب جو کیری کا گودا بچا ہے اسے اچھے سے چھان لیں چاہیں تو گرائنڈ کر لیں میں نے چھلنی کا استعمال کیا ہے کیری کا گاڑھا اور مزیدار رس نکلے گا پر یاد رہے، بہت کھٹا ہو گا اب اس کھٹے رس میں حسب پسند چینی ملا کر بوتل میں بھر کر رکھ لیں پندرہ بیس دن آرام سے چل جاتا ہے چاہیں تو فریز کر لیں اور وقت ضرورت نکال کر مہمانوں کو سرو کریں۔

مختلف امراض

کے خلاف موثر چند گھریلو ٹوٹکے

ام مریم خولہ

مندرجہ ذیل چند گھریلو ٹوٹکے جو مختلف امراض کے خلاف موثر ثابت ہو سکتے ہیں۔

معدے میں گڑبڑ

اگر آپ کو ہیضہ یا قے کی شکایت ہو رہی ہے تو اس کے نتیجے میں خون میں موجود ضروری نمکیات کی شرح بھی کم ہوتی ہے، تو اس کا ایک حل تو چاول ابالنے کے بعد بچ جانے والا نمکین پانی پینا ہے۔ ناٹنگھم یونیورسٹی کے ماہرین کے مطابق چاول مین کاربوہائیڈریٹس ہوتا ہے جو کہ جسم میں جا کر شوگر کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور معدے میں یہ جذب ہونے والے میر مکنزم بن جاتے ہیں، اس سے پانی اور نمک کو ہضم ہونے میں مدد ملتی ہے، جبکہ یہ مشروب توانائی بھی فراہم کرتا ہے۔ اس کے لیے چاولوں کو نمک ملے پانی میں ابالیں، جس کو کسی چیز میں جمع کر کے ٹھنڈا کریں اور دن بھر پیتے رہیں۔

آدھے سر کا درد

آدھے سر کا درد ہو تو ایلو ویرا کو استعمال کر کے دیکھیں، اس میں متعدد اجزاء موجود ہوتے ہیں جو کولیسٹرول کی سطح میں کمی لاتے ہیں اور ورم کش خصوصیات بھی رکھتے ہیں تاہم کچھ طبّی ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ سر درد اور آدھے سر کے درد کے بھی بہترین ہے اور یہ پٹھوں کو سکون پہنچانے میں مددگار چیز ہے، اس کے لیے ایلو ویرا جیل کو ہاتھوں اور چہرے پر مل لیں جبکہ اس کی مہک بھی کافی حد تک تکلیف میں کمی لا سکتی ہے۔

خشک جلد

خشک جلد یا خارش کی صورت میں دلیے کو استعمال کر کے دیکھیں، طبّی ماہرین کے مطابق جو کے دلیے میں ایسے کیمیکلز ہوتے ہیں جو خارش کو کم کرتے ہیں جبکہ ان میں موجود آئل جلد کو نمی فراہم کرتا ہے۔ کسی کپڑے میں دلیے کو بھر کر نلکے کے ساتھ اس طرح لٹکائیں کہ پانی ان سے گزر کر بالٹی میں گرے اور پھر اس سے نہالیں۔

مہاسے

لیموں نئے کیل مہاسوں کو ابھرنے کی روک تھام کرنے کے ساتھ ساتھ جلد کی شفافیت کے لیے بہترین ہے۔ لیموں کے عرق میں روئی کو ڈبوئیں اور کیل مہاسوں پر دبا کر رکھ لیں اور کچھ دیر بعد اسے ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔

جلد چھل جانا یا خراشیں

اگر خراش یا جلد چھل گئی ہے تو سرکہ جلد کی سطح پر دوران خون کو ہموار رکھنے میں مدد دیتا ہے، اس کے لیے کپڑے کی ایک پٹی کو سرکے میں ڈبو کر 20 منٹ تک متاثرہ جگہ پر لگا رہنے دیں اور دن بھر اس عمل کو دہرائیں۔

حجۃ الوداع

~عائزہ چوہدری

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے وصال سے قبل جو حج ادا فرمایا اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ اکناف عالم میں اسلام کی دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری کی تکمیل کے بعد نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج ادا کرنے کا اعلان فرمایا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلان حج پر ہر طرف سے مسلمان اکٹھے ہوگئے۔ ہفتہ 26 ذوالقعدہ 10 ہجری کو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز کے بعد مدینہ منورہ سے روانہ ہوگئے۔ نماز عصر سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر دو رکعت عصر کی نماز پڑھی اور رات وہیں گزاری۔ صبح ہوئی تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا اس "مبارک وادی" میں نماز پڑھو اور کہو عمرہ حج میں شامل ہے۔

اگلے دن ظہر کی نماز سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل کیا؛ سر اور بدن میں خوشبو لگائی۔ پھر تہبند باندھا؛ چادر اوڑھی اور دو رکعت ظہر کی نماز پڑھی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصلے پر ہی حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ساتھ احرام باندھا (حج اور عمرہ کے لیے اکٹھے احرام باندھنے کو حج قران کہتے ہیں) اور تلبیہ پڑھا۔ پھر مصلے سے اٹھ کر اونٹنی پر سوار ہوئے پھر تلبیہ پڑھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف فرمایا اور صفا اور مروہ کی سعی کی؛ پھر بالائی مکہ میں " حجون " کے پاس قیام فرمایا اور دوبارہ طواف نہیں کیا؛ البتہ احرام برقرار رکھا کیونکہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج اور عمرے کا احرام اکٹھا باندھا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ لائے تھے۔ پھر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 8 ذوالحجہ ترویہ کے دن منی تشریف لے گئے۔ منی میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور اگلے دن 9 ذوالحجہ فجر تک کی (پانچ) نمازیں پڑھیں۔

سورج طلوع ہونے کے بعد آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات تشریف لائے وہاں "وادی نمرہ" میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لیے خیمہ لگا ہوا تھا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی میں استراحت فرما ہوئے؛ سورج ڈھلا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر "وادی عرنہ" میں تشریف لائے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ دیا؛ اللہ کی حمد و ثنا کی؛ شہادت کے کلمات کہے؛

اللہ سے ڈرنے کی وصیت کی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے؛ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر؛ کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقوی کے؛ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سن لو: جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روندی گئی ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کی رسومات کے خاتمے کا اعلان فرماتے ہوئے سب سے پہلے اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالی عنہ کا سود جو لوگوں کے ذمے تھا اس کی معافی کا اعلان فرمایا اور تاکید فرمائی کہ تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور ان کے حقوق ادا کرو۔؛ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمھارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں کہ اگر تم انھیں مضبوطی سے پکڑے رکھو تو کبھی گمراہ نہ ہوگے وہ اللہ تعالی کی کتاب اور میری سنت ہے۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور تم سے (قیامت میں) میرے بارے میں سوال ہوگا تو پھر تم کیا کہو گے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی۔ پھر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے لوگوں کی طرف جھکاتے اور فرماتے تھے:

"اے اللہ گواہ رہنا؛ اے اللہ گواہ رہنا؛ اے اللہ گواہ رہنا۔"

اسلام کے اصول آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ان خطبات میں ارشاد فرما دیے اور حاضرین کو دیگر مسلمانوں تک پہنچانے کی تلقین کی۔ وقوف عرفہ کے دوران ہی میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطور دین پسند کر لیا۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجتہ الوداع سے پہلے رمضان المبارک 10 ہجری میں حضرت علی کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے 300 سواروں کے ساتھ یمن بھیجا، بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت خوش ہوئے۔ اس کے بعد مکہ مکرمہ آکر حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان سب نے حج ادا کیا۔